Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
CPL 61
213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 48-83 نمبر 50 | جمعرات 5۔ذیقعدہ۔1418ھ 5۔امان 1377ھش 5۔مارچ 1998ء

پریس ریلیز

احمدی مردم شماری میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں

(ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ:۔(پ ر) پاکستان میں رہنے والا ہر احمدی مردم شماری میں بھرپور حصہ لے رہا ہے کیونکہ احمدیوں نے تحریک پاکستان میں بھی قائداعظم کے شانہ بشانہ حصہ لیا تھا اور اب تعمیر پاکستان کی خاطر بھی احمدی کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے یہ بات جماعت احمدیہ کے ترجمان ملک خالد مسعود ناظر امور عامہ نے ایک پریس ریلیز میں کہی انہوں نے کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ احمدیوں کے خلاف مہم وہی لوگ چلا رہے ہیں جو قیام پاکستان کے بھی مخالف تھے اور اب فرقہ واریت

باقی صفحہ 7 پر

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی۔بہت دلیر انسان تھے

امامت کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 12۔دسمبر 1997ء بمطابق 12 فتح 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ملکی صورت حال کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اس کے بعد فرمایا:۔

اب میں (۔) حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے وصال سے متعلق چند امور بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی سوانح الفضل میں بھی شائع ہو چکی ہے' وہاں بھی مختلف جماعتوں میں غالباً انجمن کے ریزولیوشن کے طور پر بھی پھیلائی گئی ہے' ان تفاصیل میں میں نہیں جانا چاہتا جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت (بانی سلسلہ) (کی کچھ خدائی خبریں تھیں) تھے جو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر چسپاں (کی گئیں) اور میں وہ فرد واحد ہوں' یا اور بھی شاید ہوں' جو شروع ہی سے یہ یقین رکھتا تھا کہ یہ (خدائی خبریں) اصل میں آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب سے متعلق ہیں۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض (پیش خبریاں) (۔) ایک شخص کے متعلق کی جاتی ہیں لیکن بیٹا مراد ہوتا ہے۔ وہ (خدائی خبریں) جیسا کہ میں اب آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا بلاشبہ ایک ذرہ بھی شک نہیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بیٹے کی صورت میں (پوری ہوئی تھیں) اور آپ ہی پر ان کا اطلاق ہوتا ہے۔

یہ بات میں ہمیشہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب سے بیان کرتا رہا لیکن یہ ہمارا آپس کا ذاتی معاملہ تھا۔ شروع میں تو جیسا کہ ان کی بے حد انکسار کی عادت تھی انہوں نے قبول کرنے میں تردد کیا یعنی خاموشی اختیار کر جاتے تھے۔ بالآخر جب میں نے مسلسل دلائل دیئے اور میں نے کہا کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مراد نہ ہوں تو پھر ان کو تسلیم کرنا پڑا اور اس بات کی گہری مسرت تھی کہ (خدائی خبروں) میں میں بھی داخل ہوں وہ (خدائی خبریں) سنئے۔ شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں (یہ 1907ء کا واقعہ ہے) (خدائی خبر ملی) (۔) اللہ نے اس کو لمبی عمر دی خلاف توقع سے مراد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہوتے رہے کہ پہلے مر جانا چاہئے تھا مگر خدا تعالیٰ نے بغیر توقع کے بار بار زندگی عطا فرمائی۔

پھر فرمایا (۔) اللہ نے اسے صاحب امر بنایا یعنی امیر اور اس کا یہ امیر بننا خلاف توقع تھا۔ یعنی توقع نہیں کی جاسکتی تھی کہ یہ شخص اتنے لمبے عرصے تک امیر بنایا جائے گا۔ ان (خدائی خبروں) کے جو ترجمے تذکرہ میں درج ہیں مجھے یقین ہے کہ یہ ترجمے حضرت (بانی سلسلہ) کے نہیں ہیں کیونکہ وہ ایک ایسا ترجمہ کر رہے ہیں جو خلاف واقعہ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ وہ ترجمہ یہ تھا جس کو میں خلاف واقعہ ترجمہ سمجھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ علماء نے اس خواہش میں کہ اس (پیش خبری) کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر لگا دیا جائے یہ ترجمہ کیا ہے اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا' یعنی مال و دولت دے گا (اس) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امیر کرے گا (اس) کا مطلب یہ ہے کہ اسے امیر بنایا جائے گا۔ یعنی صاحب امر بنائے گا اور ایک (دوسری خدائی خبر) سے بعینہٖ یہی بات ثابت ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا اور اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ قاضی کے متعلق یہ (خدائی خبر ملی) ہوا ہے وہ قاضی یعنی صاحب امر بنایا جائے گا۔ تو چونکہ حضرت (بانی سلسلہ) کی اپنی تشریحات (دوسری خدائی خبروں) کی روشنی میں اس ترجمے کو جو تذکرے کے نیچے چھپا ہوا ہے غلط قرار دے رہی ہیں اس لئے میں نے جب علماء سے فوری طور پر تحقیق کر کے رپورٹ کرنے کا کہا۔

مولوی دوست محمد صاحب شاہد جو (بفضل خدا) اس مضمون کے ماہر ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ ترجمے یقیناً حضرت (بانی سلسلہ) کے ترجمے نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے 1935ء میں جب تذکرے کی اشاعت پر ایک نوٹ لکھا اس میں یہ وضاحت کی کہ ہم نے تمام ترجمے جو حضرت بانی سلسلہ نے فرمائے تھے وہ عبارت کے اندر داخل کر لئے ہیں اور حاشئے میں نہیں اتارے گئے۔ حاشئے میں اتارے جانے والے ترجمے بعد میں علماء نے کئے ہیں۔ تو یہ جو میری Suspicion تھی یا مجھے شک تھا بلکہ میرا یقین تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ) کا ترجمہ ہو نہیں سکتا یہ میں نے ربوہ سے معلوم کروالیا ہے۔ واقعۃً یہی بات درست ہے۔ دراصل اگر ان تراجم کو مانا جائے اور جو خیال گزرتا تھا علماء کا اس کو مانا جائے تو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی عمر تو لمبی نہیں تھی۔ اپنے بھائیوں سے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے اور خلاف توقع لمبی عمر کہنا یہ ایک قسم کا خواہش کا اظہار تو ہے لیکن واقعات کا اظہار نہیں۔ اور آپ کے سپرد امارت کبھی نہیں کی گئی۔ مجھے نہیں یاد شاید ہی کبھی آپ کو امیر بنایا گیا ہو ورنہ آپ امیر نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ وجہ تھی کہ میں ہمیشہ ان دونوں (خدائی خبروں) کو حضرت مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق سمجھتا تھا اور آپ کی زندگی اس کی گواہ ہے۔ اس کثرت سے آپ کو شدید دل کے حملے ہوئے ہیں کہ ہر حملے پر ڈاکٹر کہتے تھے کہ اب یہ ہاتھ سے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ خلاف توقع آپ کو ٹھیک کر دیتا تھا اور سب ڈاکٹر حیرت سے دیکھتے تھے کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دل کی ایسی بیماریاں لاحق ہوئیں کہ جن سے بچنا محال تھا اور دوسرے دن اٹھ کر نہ صرف یہ کہ کھانا پینا شروع کر دیا بلکہ ڈاکٹر جو بعض چیزوں کو ان کے لئے حرام سمجھتے تھے یعنی مکھن اور گھی کی غذا' رات کو حملہ ہوا ہے' صبح اٹھ کر کہا کہ مجھے مکھن کے پراٹھے پکا کر کھلاؤ اور واقعۃً پراٹھے کھایا کرتے تھے اس لئے ان کے متعلق یہ (خدائی خبریں) لازماً (پوری اترتی ہیں۔) بغیر توقع کے لمبی عمر اور بغیر توقع کے بارہا عمر پانا یہ آپ کی ذات میں دونوں باتیں بعینہٖ صادق آتی ہیں۔

پھر (۔) یعنی ان کو امارت بھی ایسی دی جائے گی کہ اس کے متعلق توقع نہیں کی جاسکتی۔ میں نے حساب لگایا ان کی امارت کا تو آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے زمانے میں ان کو امیر بنانا شروع کیا گیا ہے اور اس سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی باون سالہ حکومت میں اتنا عرصہ کبھی کسی کو امیر نہیں بنایا گیا۔ جتنا ان کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اور میرے دور میں امیر بنایا گیا۔ پینتالیس (45) بار آپ امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں اور اس (نقل مکانی) کے دور میں تقریباً چودہ سال مسلسل امیر مقامی بنے رہے ہیں۔ یہ ہے خلاف توقع۔ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ (امام جماعت) کی موجودگی میں کوئی شخص اتنا لمبا عرصہ امیر مقامی بنا رہے۔ وہ امارت مقامی جو خود (امام وقت) کے اپنے قبضے میں ہوا کرتی ہے اور اس کی وہاں موجودگی میں صدر عمومی ہے جو عمومی انتظام چلاتا ہے۔ مگر (امام جماعت) کی موجودگی میں امیر مقامی وہی ہوتا ہے۔ پس آپ عملاً میری جگہ بیٹھ گئے یعنی جس کرسی پر میں بیٹھا کرتا تھا اس پر میرے کہنے کے مطابق آپ براجمان ہوئے اور آپ نے تمام امور کو نہایت بہادری سے سرانجام دیا۔ "وہ بادشاہ آیا" (کی خدائی خبر) کے متعلق فرماتے ہیں۔ فرمایا دوسرے نے کہا ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ یعنی اس (خدائی خبر) کے ساتھ یہ آواز بھی آئی۔ قاضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

حلم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائید حق کرے اور باطل کو رد کردے۔ یہ خوبی بھی حضرت صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب میں غیر معمولی طور پر پائی جاتی تھی۔ باطل کو رد کرنے کے معاملے میں اتنا بہادر انسان میں نے اور شاذ ہی دیکھا ہو۔ ہوں گے مگر جو میں نے دیکھے ہیں ان میں سے ان سے زیادہ جرات کے ساتھ باطل کو رد کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

(امامت) کے عاشق اور فدائی اور میں جو ان کے سامنے ایک چھوٹا بچہ تھا اور بچپن میں ان کی 'نظام میں' ماریں بھی کھائی ہوئی ہیں اس طرح سامنے وفا کے ساتھ ا۔ستادہ ہوئے ہیں جیسے اپنی کوئی حیثیت نہیں رہی۔ اور بھائیوں میں سے یا اپنے دور سے عزیزوں میں سے اگر کسی نے ذرا بھی زبان کھولی ہے میرے متعلق، تو اتنی سختی سے اس کا جواب دیا ہے کہ جیسے رد کرنے کا حضرت (بانی سلسلہ) فرمارہے ہیں' رد کرنے کے عمل کو اتنی سختی سے استعمال کیا ہے کہ میں حیران رہ گیا سن کر۔ بارہا میں نے سنا اور میں حیران رہ جاتا تھا۔ نہ بھائی دیکھا' نہ عزیز دیکھا' اگر وہم گزرا کہ (امامت) کے متعلق یہ غلط اشارہ کررہا ہے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑی سختی سے اس کو رد کردیا۔

یہ صورت حال ایک اور (خدائی خبر) کو بھی یاد کرا رہی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ مرزا شریف احمد صاحب کو خطاب کرکے کشف میں دیکھتے ہیں کہ "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں" اب ظاہر بات ہے کہ یہ (خدائی خبر) حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق (پوری نہیں ہوئی) یعنی ان لوگوں کی نظر میں (پوری نہیں ہوئی) جو یہ بات ماننے پر تیار نہیں کہ بعض دفعہ باپ کے متعلق (خدائی خبریں) بیٹے کے لئے پورے ہوا (کرتی ہیں) اب یہ بات بعینہٖ آپ کی ذات پر پوری ہوئی ہے۔ وہ امارت مقامی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اب ظاہر ہے کہ میں اس وقت حضرت (بانی سلسلہ) کا نمائندہ ہوں اس وقت میاں شریف احمد صاحب موجود نہیں ہیں' اگر کوئی شخص موجود ہے تو یہ آپ کا بیٹا ہے۔ جس کے متعلق بعینہٖ یہ الفاظ پورے ہوتے ہیں "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں"

پس یہ (ساری خدائی خبریں) اور ان کی واضح تشریحات جو واقعات نے بیان کردی ہیں ان کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ یقیناً آپ کا ایک مقام تھا اور حضرت (بانی سلسلہ) کی (پیش خبریوں) سے وہ مقام بنا ہے اور ابھرا ہے اور آئندہ آنے والی تاریخ نے ثابت کردیا ہے کہ آپ کا وجود ایک مبارک وجود تھا جسے حضرت (بانی سلسلہ) کا روحانی بیٹا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ جو کچھ بھی اپنے بیٹے کے متعلق دیکھا وہ ان کے بیٹے کے متعلق پورا ہوا۔ اب جبکہ میں نے ان کی جگہ ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی ان کے صاجزادے مرزا مسرور احمد صاحب کو بنایا ہے تو میرا اس (خدائی خبر) کی طرف بھی دھیان پھرا کہ گویا کہ آپ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ میری جگہ بیٹھ۔ یہ ساری باتیں ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ حضرت صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی روح ایک پاک روح تھی' بہت دلیر انسان (امامت) کے حق میں ایک سونتی ہوئی تلوار تھے۔

یہاں پچھلے دنوں جب آپ نے سفر کیا ہے تو اس سفر کے دوران اس دفعہ اتنے خوش گئے ہیں کہ مجھے وہم آیا کرتا تھا کہ کوئی بات ہے۔ پہلے کبھی بھی کسی سفر کے دوران نہ اتنا لمبا سفر کیا' نہ اتنی خوشی کا اظہار کیا۔ انگلستان دیکھتے ہوئے کہا مجھے تو اب یوں لگ رہا ہے میں نے پہلی دفعہ انگلستان دیکھا ہے۔ اب جو خوشی اس دفعہ دیکھنے میں ہوئی ہے کبھی ساری عمر نہیں ہوئی۔ جرمنی گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا' ہالینڈ گئے وہاں بھی اس بات کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت خوش گئے ہیں اس دفعہ یہاں سے کہ جس کی نظیر پہلے ان کے آنے میں کبھی نہیں ملتی۔ اس وقت مجھے شبہ پڑتا تھا جسے میں دوسرا رنگ دے دیا کرتا تھا۔ مجھے لگتا تھا کہ یہ تو شاید جانے کی تیاریاں ہیں۔ پس وہ شبہ درست نکلا اس طرح گئے ہیں کہ پھر واپس نہیں آئے۔ واپس آ ہی نہیں سکتے کیونکہ اس ملک کو چلے گئے ہیں جو ملک عدم تو نہیں ہے مگر ہمارے لئے عدم ہی کی طرح ہے یعنی جو ایک دفعہ چلا جائے پھر اس کا کوئی نشان واپس نہیں آیا کرتا۔ مگر وہ شخص جس کے متعلق (خدائی خبریں) دنیا میں باقی (رہی) ہوں اس کا جانا بھی ایک فرضی جانا ہے۔ وہ لوگ ہمیشہ باقی رہتے ہیں اسی دنیا میں باقی رہتے ہیں۔ پس اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

میری بیٹی فائزہ نے مجھے بتایا کہ اتنا خوش تھے اس دفعہ کہ بار بار مجھ سے بھی بے حد محبت کا اظہار کرتے تھے اور ایک بات پر میں نے کہا کہ آپ بہت خوش ہیں تو کہتے تھے خوش کیوں نہ ہوں میرا (امام) مجھ سے راضی ہے۔ میں اسے بار بار دیکھتا ہوں' میں خوش کیوں نہ ہوں؟ وہ بچے نہیں تم نے دیکھے' فائزہ سے کہا' جو (امام) کے ساتھ پھرتے ہیں' ادھر ادھر دوڑے پھرتے ہیں' ان کی خوشیاں نہیں دیکھیں وہ کیوں خوش ہیں اسی لئے کہ (جماعت) کا (امام) ان سے راضی ہے۔ میں بھی اسی لئے خوش ہوں۔ یہاں بھی بہت خطرناک حملے ہوئے بیماری کے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان بیماریوں سے نجات ملی۔ واپس جا کر بھی حملہ ہوا اس سے بھی پھر نجات ملی۔

بے حد بہادر انسان تھے کہ کم دنیا میں اتنے بہادر انسان دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہم ہوتا تھا تو دوسروں کے متعلق' اپنے متعلق نہیں۔ میری بیماری کا خطرہ' خوف اور بچوں کو کہنا خیال رکھیں۔ اگر کوئی تاخیر ہو جائے کہیں سے آنے میں مثلاً ایک دفعہ یہ پہلے پہنچ گئے اور مجھے آنا چاہئے تھا مگر دیر میں آیا تو بے انتہا گھبراہٹ تھی' ٹہلتے پھرتے تھے کہ کیوں نہیں ابھی تک پہنچے۔ تو اپنے متعلق بالکل بے خوف اور دوسروں کے متعلق بے حد خوف رکھنے والے کہ کہیں کسی خطرناک واقعہ میں مبتلا نہ ہو گیا ہو' کسی مہلک حادثے کا شکار نہ ہو گیا ہو۔ ساری زندگی سادہ گزری ہے۔ بالکل بے لوث انسان اور سادہ زندگی گزارنے والے' ناظر اعلیٰ بھی اور اپنے بچے مسرور کو ساتھ لے کر زمینوں کا دورہ بھی کررہے ہیں۔ وہاں زمینداروں کے ساتھ بیٹھ کر اسی طرح باتیں کررہے ہیں۔ ذرا بھی ان کے اندر کوئی انانیت نہیں پائی جاتی تھی۔ بالکل سادہ لوح' غذا اگر مزے کی ہے تو اچھی لگے گی پر اگر نہیں بھی ہے تو خوشی سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں ایک قناعت پائی جاتی تھی۔ پس اس ذکر خیر میں اگرچہ طول ہو گیا ہے لیکن یہ ذکر خیر ہے ہی بہت پیارا۔ اب میں ساری جماعت کو حضرت صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے لئے دعا کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور بعد میں مرزا مسرور احمد صاحب کے متعلق بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صحیح جانشین بنائے "تو ہماری جگہ بیٹھ جا" کا مضمون پوری طرح ان پر صادق آئے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ خود ان کی حفاظت فرمائے اور ان کی اعانت فرمائے۔

اس سفر کے دوران یہاں بعض لوگوں نے آپ کی ایسی خدمت کی ہے کہ اگر ان کا ذکر نہ کروں تو یہ ناشکری ہوگی۔ سب سے پہلے تو فضل احمد صاحب ڈوگر ہمارے شکریہ اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی اور میں کچھ اور سمجھا کرتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ فضل احمد صاحب ڈوگر میاں غلام احمد صاحب جو ان کے داماد ہیں ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے یہ خدمت کررہے ہیں۔ لیکن جب میری علیحدہ ملاقات ہوئی تو اس وقت انہوں نے ایک راز کی بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ پر ان کا ایک احسان ہے جو میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ صرف یہ احسان تھا جس کی یاد مجھے مجبور کرتی تھی چنانچہ میں نے اپنے بھائیوں کو کہا کہ دیکھو یہ تمہارے باپ کی بجائے' ان سے بڑھ کر ہیں ہماری نسلیں بھی اس احسان کو پورا نہیں کرسکتیں اس وجہ سے تم یہی سمجھو کہ تمہارا اباپ تمہارے اندر دوبارہ آگیا ہے۔ بلکہ اس باپ سے بڑھ کر ایک وجود تمہارے اندر آگیا ہے۔ چنانچہ یہ راز اب کھلا ہے مجھ پر کہ کیوں فضل ڈوگر کے بھائی صدیق' بشیر اور غلام احمد اور سارے خاندان نے ان کی ایسی خدمت کی ہے کہ واقعۃً کوئی اپنے باپ کی بھی اس سے بڑھ کر خدمت نہیں کرسکتا۔ سارے سفر میں ساتھ لئے پھرے ہیں۔ ہر جگہ رہائش کا انتظام کیا ہے اور جب بھی خدمت کا موقعہ ملا اسے اپنی عزت افزائی سمجھا اور ظاہر یہی کیا جیسا کہ حق تھا کہ یہ ہمارا احسان نہیں' آپ کے احسان کا پورا بدلہ نہیں' ایک معمولی سا اظہار ہے جو ہم آپ کی خدمت کررہے ہیں۔ پس اللہ کے فضل کے ساتھ ان سب بھائیوں نے بھی آپ کی بہت خدمت کی ہے اور میں جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ (احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ نہیں) انہوں نے تو احسان کا بدلہ اتارا ہے مگر ہمارے ایک محبوب قائد جو سارے پاکستان کے ناظر اعلیٰ بھی تھے' امیر مقامی بھی تھے' صدر انجمن احمدیہ کے صدر بھی تھے ان کے ساتھ جو حسن سلوک کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

یہ تو مضمون ہے حضرت صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے متعلق' آج ان (کا) جنازہ ربوہ میں پڑھایا جاچکا ہے کثرت کے ساتھ تمام پاکستان کی جماعتیں شریک ہوئی ہیں۔ یہ میرا اندازہ ہے کہ شریک ہوگئی ہیں' پہلی جماعتوں کی طرف سے یہ اطلاعیں آرہی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بہت کثرت سے لوگ آرہے ہیں لیکن ابھی تک ربوہ کی طرف سے اطلاع نہیں مل سکی۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں ایسا ہوا ہے حالانکہ (-) جنازہ کے بعد فوری طور پر مطلع کرنا ان کا فرض تھا کہ مجھے اطلاع دیتے کہ (کیسا جنازہ ہوا) کیا واقعات ہوئے' لوگوں کا کس قدر ہجوم تھا۔ اس سارے ماحول کی تصویر کھینچنی ضروری تھی۔ لیکن مجھے بہت تعجب ہے۔ ہم نے جتنی دفعہ بھی کوشش کی ہے تمام فونوں کو مصروف پایا اور جمعے پر آنے سے پہلے تک ہمارا رابطہ نہیں ہوسکا۔ مگر یہ تو سارے پاکستان سے جہاں سے چاہتے رابطہ کرسکتے تھے۔ اس لئے مرکز گویا ہمارے ہیڈ کوارٹر' مرکز تو یہی ہے جہاں میں ہوں' ہیڈ کوارٹر یعنی ربوہ میں جو نظام جاری ہے ان کو اتنی ہوش کرنی چاہئے کہ بڑے بڑے اہم معاملات ہوتے ہیں اور وہ منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھے رہ جاتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی جو حالات گزرے ہیں بہت عجیب و غریب سے' ان میں بھی بار بار میرے اصرار پر انہوں نے مجھے اطلاعیں بھیجنی شروع کی ہیں' اس سے پہلے بالکل چپ بیٹھے تھے جیسے کچھ واقعہ ہی نہیں گزرا اور اب جنازے کے متعلق تفصیلات سے آگاہ نہ کرنا یہ بھی ظلم ہے۔ آئندہ سے یاد رکھیں کہ ہر اہم بات جو پاکستان میں ہو نظام جماعت کا فرض ہے کہ جہاں سے بھی ہوسکے فوری طور پر مجھے اطلاع دے کر آگاہ کریں اور اس سے دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔

اب جبکہ میں یہ کہہ رہا ہوں منگلا صاحب کی ایک اطلاع اب میرے سامنے آئی ہے۔ آج (-) جمعہ مکرم مولانا سلطان محمود انور نے (پڑھایا)۔ جمعہ کے ساتھ ہی عصر ادا کی گئی۔ حضرت صاجزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا تابوت بذریعہ ایمبولینس (بیت) اقصیٰ لے جایا گیا جہاں (-) جمعہ و عصر کے بعد مکرم مرزا عبدالحق صاحب نے (-) جنازہ پڑھایا۔ مختلف اضلاع کے امراء اور جماعتوں کے نمائندگان بھی آئے ہوئے تھے جن کی تعداد پانچ ہزار سے زائد تھی یعنی باہر سے آنے والوں کی۔ (-) جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت پیدل کندھوں پر بہشتی مقبرہ لے جائی گئی۔ جنازہ حضرت اماں جان والے چوک کے پاس سے گزر کر (بیت) مبارک کے سامنے سے ہوتا ہوا بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ حضرت اماں جان والے چوک سے مراد یہ ہے جہاں حضرت اماں جان کی یادگار تعمیر ہے' وہ مٹی کا گھر جس میں حضرت اماں جان رہا کرتی تھیں' اس مقام پر ایک یادگار تعمیر ہے' اس چوک سے ہوتا ہوا یہ جنازہ وہاں پہنچا۔ بہرحال (سب تعریف اللہ کے لئے) یہ کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔ بہت سی دعاؤں کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو رخصت کیا مگر جو وہاں پہنچنے والے پانچ ہزار ہیں صرف ان کی بات نہیں۔ میری میز ان خطوں اور تعزیت کے تاروں اور فیکسوں سے بھر جاتی ہے جو ساری دنیا سے موصول ہورہے ہیں اور ساری دنیا پر اس وفات کے صدمے سے ایک لرزہ سا طاری ہے۔ تمام احمدی دعاؤں میں مصروف ہیں۔ پس صرف وہ پانچ ہزار نہیں بلکہ ساری دنیا کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے' اگر پہلے شامل نہیں تھے تو آج (-)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عصر کے بعد جب میں (۔) جنازہ پڑھاؤں گا' تو ان دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے۔ پس بہت ہی پیارا انداز ہے رخصت کا کہ ساری دنیا کی دعاؤں کو سمیٹے ہوئے کوئی انسان اس دنیا سے رخصت ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔

اب دوسرے مضمون کی طرف لوٹنے کا تو وقت نہیں جو (عبادت) کا مضمون تھا اسے (اللہ نے چاہا تو) بعد میں آئندہ بیان کر دیا جائے گا۔ اگر دو چار منٹ جمعے کے ایک گھنٹے سے کم بھی ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں (حضرت صاحب نے اس موقع پر سہواً فرمایا (۔) دیں مگر پھر فوراً اس فقرہ کو درست کرتے ہوئے فرمایا) اب میں بیٹھوں گا' پھر تکبیر کہوں گا اس کے بعد (۔) جمعہ پڑھ کر پھر (۔) عصر جمع کریں گے۔ (۔) عصر کے معاً بعد آپ کا جنازہ غائب (ہو گا) منہ سے غلطی سے بعض دفعہ (۔) کا لفظ نکل جاتا ہے کیونکہ عادت ہے (۔) کے متعلق کہنے کی۔ اس لئے دنیا والے گھبرایا نہ کریں اس بات پر۔ یہ کوئی دماغ کی خرابی کی علامت نہیں۔ یہ بچپن سے میری عادت ہے اس لئے بعض لوگ لکھتے اس طرح ہیں جیسے پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا ہے۔ کچھ بھی نہیں ہوا۔ میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ تو ابھی میں بیٹھوں گا پھر میں اٹھ کر (۔) دعائیں آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے بعد پھر (۔) جمعہ اور پھر (۔) عصر ہو گی۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضرت صاحب نے فرمایا:۔ اصل میں میرے دماغ کی ساخت یہ ہے کہ جب ایک مضمون قبضہ کر لے دماغ پر جیسے تیز رفتار موٹر کو ایک دم دائیں بائیں موڑا نہیں جا سکتا اسی طرح یہ میری ساخت شروع ہی سے ایسی ہے اور اگر یہ نقص ہے تو اس نقص کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ نے مجھے اس منصب پر فائز فرمایا ہے کوئی ایسا نقص نہیں ہے جو عمر کے تقاضے سے بعد میں رفتہ رفتہ پیدا ہوا ہو۔ بچپن میں یہی حال تھا اور (عبادت) میں بھولنے کی عادت مجھ میں اور میر محمود احمد صاحب اور نواب محمد احمد خان میں اس وقت سے مشترکہ عادت تھی۔ یہ باتیں تو لمبی ہیں کیوں بھولتے ہیں اور کیا واقعہ ہوتا ہے یہ میں کسی وقت شاید آئندہ بیان کر دوں۔ لیکن اتنا میں بتا دیتا ہوں کہ جو لوگ بے وجہ گھبرا گھبرا کر خط لکھتے ہیں آپ کو کچھ ہو گیا ہے' آپ کو کچھ ہو گیا ہے۔ ان کو کچھ ہو گیا ہے' مجھے کچھ نہیں ہوا' میرا بچپن سے یہی حال ہے۔ اگر اللہ کے نزدیک یہ عادت اور دماغ کی یہ خاص کیفیت (امامت) کی راہ میں حائل ہونی ہوتی تو اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز (امام) نہ بناتا۔ اس لئے بچپن سے ہی یہی حال ہے۔ جب میں بعض خاص سوچوں میں الجھ جاؤں تو ناممکن ہے۔ ایک دم ان کا رخ دوسری طرف موڑ سکوں۔ اور یہی بات نواب محمد احمد خان میں مجھ سے زیادہ شدید پائی جاتی تھی حالانکہ بہت بڑے موجد اور بہت بڑے حکیم انسان تھے۔ تو یہ فلسفیوں کے متعلق جو کہانیاں سنی ہوئی ہیں آپ نے کہ سوئی بستر پر ڈال دی اور آپ کونے میں کھڑے ہو گئے' یہ لطیفے تو ہیں مگر درست بھی ہیں سوچوں کے ہجوم کی وجہ سے ایسا ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے اس کو کوئی بیماری نہ سمجھیں یہ ایک روزمرہ کے واقعات ہیں جو عام طور پر مفکرین سے وابستہ کئے جاتے ہیں' عام لوگوں میں نہیں کئے جاتے۔ میں اپنے آپ کو مفکرین کے شمار میں تو نہیں لاتا مگر بیماری وہی ہے جو مفکرین اور فلسفیوں کو ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے اس میں کسی قسم کی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ گھبرائیں تو یہ بیوقوفی ہے۔

بعض لوگوں نے مجھے یہاں تک لکھا ہے کہ آپ کو گویا وہ بیماری ہو گئی ہے جس کو آرٹیریو سکلروسس کہتے ہیں جو حضرت (امام جماعت الثانی) کو آخری دنوں میں ہو گئی تھی۔ اس بیماری کی اور بھی علامتیں ہوتی ہیں۔ یہ بیماری جب شروع ہوتی ہے تو چند سالوں میں انسان کو بالآخر عقل کے لحاظ سے نہیں مگر دوسرے معاملات میں ناکارہ کر دیتی ہے اور میں نے ناکارہ ہونا ہوتا تو جس زمانے کی میں بات کر رہا ہوں یعنی (بیت) مبارک میں جب ہم (عبادت کیا) کرتے تھے میر محمود احمد اور میں اور ہم سب اور ہمیشہ تو نہیں مگر اکثر (عبادت) کے بعد سجدہ سہو کرنا پڑتا تھا۔ تو اس وقت سے مجھے گزر جانا چاہئے تھا اس عالم فانی سے اور اس کے بعد میری سوچوں کو معطل ہونا چاہئے تھے۔ آرٹیریو سکلروسس کی بیماری تو ٹانگوں کا ستیاناس کر دیتی ہے اور اب تو مجھ میں اتنی طاقت نہیں مگر ایک زمانے میں ٹانگوں میں اتنی طاقت تھی کہ بہت تیز دوڑنے والوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا تھا۔ اور یہ ذہنی بیماری اس وقت بھی تھی۔ سائیکل پر اتنا تیز چلتا تھا کہ جو مجھ سے بیس تیس سال چھوٹے تھے ان کو چیلنج کرتا تھا کہ آؤ مقابلہ کرو لیکن نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ سویڈن میں ایک صاحب نے مجھ سے خود بیان کیا کہ آپ احمد نگر سے پیچھے سامان لادے آ رہے تھے۔ وہ مجھ سے بہت چھوٹے ہیں غالباً آج آئے ہوئے بھی ہیں یہاں ملاقات کے لئے سویڈن سے۔ کہتے ہیں آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا میں سائیکل پر تھا بالکل چھوٹا بچہ تھا۔ آپ نے کہا کرنا ہے مقابلہ؟ میں نے کہا پھر چلتے ہیں۔ کہتے ہیں شروع میں تو آپ ساتھ ساتھ رہے اس کے بعد اتنا پیچھے چھوڑ گئے کہ بہت ہی پیچھے رہ گیا میں۔ تو یہ بیماری آرٹیریو سکلروسس نہیں ہے۔ یہ لوگ جو طبیب بنے پھرتے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ آرٹیریو سکلروسس کیا چیز ہے۔ اس لئے میں آج کھول کر بتا رہا ہوں خدا کے واسطے میرے ہمدرد بنے پھرنے والے لوگ مجھے یہ باتیں نہ لکھا کریں کیونکہ سوائے اس کے ذہنی الجھن ہو مجھے اور کوئی فائدہ نہیں پہنچتا یا نقصان نہیں پہنچتا۔ جو کینیڈا کے سفر کے دوران کمزوری واقع ہوئی تھی اور جرمنی میں بھی اس کی تفصیل میں آپ کو بتاؤں تو آپ میں سے کمزور دل جو ہیں شاید ان کو دل کی تکلیف ہو جائے۔ اس قدر سخت بیماریوں میں جو محض دین کی خاطر لاحق ہوئیں یعنی گیمبیا کے حالات اور بعض دوسری پریشانیاں اتنا شدید بیماری کا حملہ ہوا ہے کہ میں حیران ہوں کہ میں نے اس کے باوجود سارے فرائض کیسے ادا کئے اور لوگوں کو تو پتہ ہی نہیں میرے دل پر کیا گزر رہی تھی' میرے جسم پر کیا گزر رہی تھی۔ مگر یہ گواہ ہے سب دنیا کہ میں نے اپنے فرائض میں ایک ذرہ بھی کمی نہیں آنے دی۔ ساری (عبادات) باجماعت پڑھائی ہیں' تمام سوال و جواب کی مجلسوں میں بیٹھا ہوں۔ جماعت سے ملنے کے' فیملی ملاقاتوں کے سارے تقاضے پورے کئے ہیں۔ ایک ذرہ بھی ان میں کمی نہیں آئی۔ اور کن حالات میں کئے ہیں یہ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ جانتا ہے۔ اب لوگوں نے ہمدردی جتانے کے لئے کہ گویا میرے بہت زیادہ لگتے ہیں' آپ کمزور ہو گئے' ان کو یہ نہیں پتہ کہ اس کمزوری کے باوجود آپ کے فرائض تو پورے کر رہا ہوں۔ آپ کو اس سے کیا' میں کمزور ہوں یا نہ ہوں اللہ کے فضل سے جب تک زندہ ہوں آپ کے متعلق جو فرائض ہیں ان کو پورا کرتا رہوں گا۔ اب میں وہ دعائیہ کلمات پڑھتا ہوں اس کے بعد جمعہ ختم ہو گا۔ چونکہ ابھی وقت باقی تھا میں نے کہا یہ باتیں بھی ساتھ ہی کر لوں۔

ooo

فارسی منظوم کلام

بدبوئے حاسداں نرساند زیاں بہ من
من ہر زماں ز نافۂ یادش معطرم

حاسدوں کی بدبو مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ میں ہر وقت یاد خدا کے نافہ سے معطر رہتا ہوں

کارم ز قربِ یار بجائے رسیدہ است
کانجا ز فہم و دانشِ اغیار برترم

یار کے قرب کی وجہ سے میرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ میں غیروں کی عقل و فہم سے بہت بالاتر ہو گیا ہوں

پایم ز لطفِ یار بہ جنّت خزیدہ است
واز فضلِ آں حبیب بدستست ساغرم

میرا قدم یار کی مہربانی سے جنت میں داخل ہو گیا ہے اور اس دوست کی عنایت سے میرے ہاتھ میں جام وصل ہے

جوشِ اجابتش کہ بوقتِ دعا بود
زاں گونہ زاریم نشنید است مادرم

اس کی قبولیت کا جوش جو میری دعا کے وقت ظاہر ہوتا ہے اتنی گریہ وزاری میری ماں نے بھی نہیں سنی۔

ہرسوی و ہر طرف رخِ آں یار بنگرم
آں دیگرے کجاست کہ آید بخاطرم

میں ہر طرف اور ہر جانب اس یار کا چہرہ دیکھتا ہوں۔ پھر اور کون ہے جو میرے خیال میں آئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اپنے حاسدوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ان کی بدبو مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یعنی وہ جو چاہیں کہیں اور جو چاہیں کریں مجھے اس کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سے تو بدبو ظاہر ہوتی ہے جبکہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے نافہ سے معطر رہتا ہوں۔ یعنی میرے پاس جو خوشبو ہے وہ ان کی بدبو سے اتنی زیادہ ہے کہ ان کی بدبو مجھ پر کوئی اثر نہیں کرتی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے اتنا قریب ہو گیا ہوں کہ باقی لوگ چاہے وہ کتنے ہی عقل مند ہوں یا اہل فہم کیوں نہ ہوں میں ان سے خدا تعالیٰ کے فضل سے زیادہ اونچا ہوں۔ اور یہ محض اس لئے کہ مجھے یہ نعمت خدا تعالیٰ کے قرب نے عطا کی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کی وجہ سے ایسے ہے جیسے کہ میں بہشت میں داخل ہو گیا ہوں۔ اور یہ اسی کا کرم ہے کہ میرے ہاتھ میں اس کا جام وصل ہے گویا کہ میرا قرب اس کے ساتھ وصل کے مانند ہے۔ میرا اور اس کا تعلق ایسا ہے کہ جب میں دعا کرتا ہوں اور اس کی قبولیت میری دعا کے قریب آ جاتی ہے تو مجھ میں جو اضطراب پیدا ہوتا ہے اور جو گریہ وزاری مجھ سے ظاہر ہوتی ہے وہ اتنی شدید ہے کہ میری ماں نے بھی ایسی گریہ وزاری نہ سنی ہو گی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ چونکہ میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں مجھے اسی کا چہرہ نظر آتا ہے اس لئے میرے دل میں کسی اور کا خیال آ ہی نہیں سکتا اور حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان کے دل میں خدا بس جائے اور وہ ہر طرف خدا ہی کو دیکھے تو پھر اسے کسی اور کے خیال آنے کی صورت پیدا ہی نہیں ہوتی۔ خدا کرے کہ ہم اپنے آپ کو ایسا ہی بنا سکیں کہ ہم ہر طرف اس کا چہرہ دیکھیں اور دوسروں کا خیال تک ہمیں نہ آئے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

لجنہ کالم

27۔ جون 1936ء کو ساڑھے دس بجے حضرت امام جماعت الثانی نے مقامی لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں تقریر فرمائی اور مستورات کو دستکاری سیکھنے اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی نصیحت فرمائی۔

چنانچہ حضرت صاحب کی ہدایات کے مطابق دستکاری کا کام بھی بڑے پیمانے پر شروع کر دیا گیا۔ گو اس سے قبل ممبرات دستکاری کا کام کرتی تھیں لیکن حضرت صاحب کے اس ارشاد کے بعد یہ کوشش کی گئی کہ اس کو ایک الگ شعبہ بنایا جائے۔ بیکار خواتین کام کرنا سیکھیں اور اجرت پر کام کریں پھر وہ بنی ہوئی اشیاء فروخت کی جائیں۔

زیادہ تر ازار بند۔ پراندے۔ رومال وغیرہ بنا کر فروخت کئے جاتے تھے۔

1937ء کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دستکاری کی منتظمہ عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار کرمداد صاحب کو بنایا گیا تھا۔

دستکاری کا ابتدائی کام چلانے کے لئے رقم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائی۔ عارفہ بیگم صاحبہ جو اس کارخانہ دستکاری کی منتظمہ تھیں ان کا بیان ہے کہ:۔

"یہ کام بھی حضرت صاحب نے میرے ہی سپرد فرمایا۔ رجسٹرات کارخانہ اور نقشے آمد و خرچ اور طریق تجارت اور سامان تیار کرانا۔ سامان تیاری کے لئے دینے اور واپسی کا نقشہ نیز آمد و خرچ کا رجسٹر خود مجھے پاس بٹھا کر اپنے دست مبارک سے نقشے بنائے اور مجھ سے تیار کروائے۔ رقم سیدہ آپا جان (مراد حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ) کے ہاتھ میں تھی۔ سامان منگوا کر آپا جان دیتی تھیں۔ باقی ریکارڈ محفوظ رکھنا خاکسار کے سپرد تھا۔ صبح شام کی رپورٹ مع چابیاں اور آمدہ رقوم شام کو آپا جان کو مع رجسٹرات دے کر جاتی اور صبح آکر ویسے ہی واپس لے کر کام کرتی اپنے پاس میں نے کبھی ایک دن بھی حساب نہیں رکھا۔

شروع میں اچھا کام چلا۔ کوئی تنخواہ دار کام کرنے والا نہیں تھا۔ سب کام بلا تنخواہ ہوتا رہا۔ باہر سے سامان خرید کر استانی میمونہ صاحبہ لاتی تھیں۔ نئے سامان سے جو چیز تیار ہوتی وہ حضرت صاحب کی خدمت میں میں خود لے کر جاتی اور دکھاتی اور حضرت صاحب اصل قیمت خرید اور خرچ لگا کر فرماتے کہ بہت کم نفع پر فروخت کرو اور جلدی نکالو۔ چنانچہ اکثر پائیوں میں نفع لگاتے۔ فروخت کے لئے سامان محلہ جات کی صدر سیکرٹریوں کو بھی دیا جاتا جب کام چل نکلا تو آپا جان نے حضرت صاحب سے ذکر فرمایا تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ اب عارفہ کو تنخواہ دینی چاہئے۔ یہ دوسرا سال تھا کام کو۔ اور 25/- مقرر فرمایا۔ حضرت صاحب نے رجسٹر بھی چیک کروائے اور اظہار خوشنودی فرمایا۔

ایک آدمی کو جن کا نام ملک عبدالرحیم تھا سامان باہر سے لانے کے لئے ملازم رکھا گیا۔ 15 ماہوار پر۔ اور ایک چپڑاسن بھی رکھی گئی۔"

حضرت امام جماعت الثانی نے اس سال جلسہ سالانہ مورخہ 27۔ دسمبر کو اپنی تقریر میں بھی مستورات کی دستکاری کی سکیم کا ذکر فرمایا کہ وہ بھی آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا سکیم یہ ہے کہ آئندہ غریب اور بیوہ عورتوں سے کام لے کر اس طرح ان کی امداد کی جائے کہ ان کی امداد بھی ہو جائے اور انہیں کام کرنے کی عادت بھی پڑ جائے۔ سردست ازار بند بننے۔ نواڑ اور رومال بنانے کا کام جاری کیا گیا ہے۔

لیکن دستکاری کا یہ کام زیادہ لمبا عرصہ تک جاری نہ رہ سکا۔ ایک سال کے بعد سست پڑنے پر پھر حضرت صاحب نے عورتوں کو اس طرف متوجہ کیا اور 3۔ دسمبر 1937ء کو خطبہ (۔) میں خصوصیت کے ساتھ لجنہ قادیان کو اس طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا۔

"عورتوں کے متعلق میں نے ایک سکیم بنائی تھی اور اس کے لئے خود روپیہ دیا تھا اور لجنہ کے ذریعہ کوشش کی تھی کہ غریب عورتیں کام کریں۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہاں بہت سی عورتیں ایسی ہیں کہ جن کو وہ کام کرنا چاہئے تھا مگر میں نے دیکھا ہے کہ وہ گذارہ کے لئے مانگتی تو تھیں مگر کام یہ کہہ کر کرنے سے انکار کر دیتی تھیں کہ مزدوری تھوڑی ہے حالانکہ یہ جو مزدوری ہم دیتے تھے وہ اس سے ڈیوڑھی تھی جو امرتسر میں اسی کام کے لئے ملتی ہے مگر وہ اس اجرت پر کام نہیں کرتی تھیں اور گھر میں بیٹھی درخواستیں لکھوا لکھوا کر بھیجتی رہتی تھیں کہ ہمیں فلاں ضرورت فلاں حاجت ہے ہماری مدد کی جائے۔ حالانکہ میں نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس کام سے جو آمدنی ہو گی وہ بھی غرباء پر ہی خرچ ہو گی انہیں تو چاہئے تھا کہ اگر مزدوری کم بھی تھی تو کام کرتیں۔ امرتسر میں اگر ایک ازار بند بنانے کی اجرت ایک پیسہ ہو اور یہاں صرف دھیلا بلکہ دمڑی ملتی پھر بھی ان کو چاہئے تھا کہ کام کرتیں کیونکہ وہ آمدنی پھر غرباء میں جانی تھی مگر انہوں نے ڈیوڑھی دگنی مزدوری لے کر بھی کام کرنا پسند نہ کیا اور یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔"

حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا:۔

"میں نے لجنہ اماء اللہ سے کہہ دیا تھا کہ اگر کوئی نفع ہو تو سلسلہ اس میں سے کوئی حصہ نہ لے گا بلکہ یہ نفع بھی غرباء میں تقسیم کیا جائے گا بلکہ نفع کی صورت میں راس المال کو میں اللہ نے چاہا تو بڑھاتا جاؤں گا تا یہاں ایک بھی ایسی لاوارث یا بیوہ عورت نہ رہے جو بیکار ہو اور جو اپنا گذارہ اچھی طرح نہ چلا سکے مگر چونکہ میرے ساتھ تعاون نہ کیا گیا اس لئے یہ کام اچھی طرح نہیں چلا۔ پس اس کام کے چلانے کے لئے قادیان والوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔"

قادیان میں یہ کام عملی طور پر 1940ء میں بند ہو گیا گو نمائش کا کام تقسیم ملک تک جاری رہا۔ 1939ء میں منتظمہ نمائش مسعودہ بیگم صاحب اور نائبہ جنرل سیکرٹری عارفہ بیگم صاحبہ تھیں۔ چنانچہ ستمبر 1939ء سے ان کی طرف سے صنعتی نمائش کے اعلان ہونے شروع ہوئے۔

تقسیم ملک کے بعد ربوہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دستکاری کا شوق پیدا کرنے اور بچیوں کو ان امور سے واقف کروانے کے لئے 1956ء سے نصرت انڈسٹریل سکول جاری ہے جس سے ہر سال ایک خاصی تعداد بچیوں کی ڈپلومہ حاصل کر کے نکلتی ہے۔

اس کے علاوہ لجنہ ربوہ نے دستکاری کے ذریعہ آمد پیدا کرنے اور اپنا گذارہ چلانے کے لئے بڑے پیمانے پر دستکاری کا کام 1954ء سے شروع کیا۔ یہ کام صدر لجنہ ربوہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے ابتداء سے اپنی زیر نگرانی کروایا۔ گو ابھی تک وہ مقصد لجنہ اماء اللہ حاصل نہیں کر سکی جس عظیم الشان مقصد کو پیش نظر رکھ کر حضرت امام جماعت الثانی نے 1936ء میں اس سکیم کو جماعت کی خواتین کے سامنے رکھا تھا کہ ہر عورت اس کے ذریعہ سے آمد پیدا کرے اور کوئی عورت ایسی نہ ہو جو دست سوال دراز کرے۔

ایک اچھی بات

دلوں کی بناوٹ ایسی ہو کہ وہ اخلاص و مودت سے خمیر کئے گئے ہیں ایسے لوگ دین کے بڑے بڑے کام آسکتے ہیں۔

"سیفیات"

نسیم سیفی

عربی دنیا کی واحد زبان ہے (کم از کم ہمارے علم میں اور ہم جانتے ہیں کہ ہمارا علم کچھ زیادہ بھی نہیں ہے) جس کی بعض ایسی کتابیں بھی ملتی ہیں جن کے ہر لفظ کے ہر حرف پر علامت موجود ہے۔ ایسی کتابوں کو مشکول کہا جاتا ہے۔ اور علامت سے مراد ہے زیر، زبر، پیش، جزم، تشدید وغیرہ وغیرہ باقی تمام زبانوں میں الفاظ کا تلفظ زیادہ تر رواج ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جوں جوں ان زبانوں کے متعلق انسان کا علم بڑھتا جاتا ہے وہ لفظ دیکھ کر ہی سمجھ جاتا ہے کہ اسے کس طرح پڑھنا ہے۔ مثلاً انگریزی کو لیجئے۔ BUT اور PUT کے لفظ لکھے تو ایک ہی طرح جاتے ہیں لیکن تلفظ میں فرق ہے۔ اگر کوئی شخص انگریزی زیادہ نہ جانتا ہو یا یوں کہئے کہ اس نے ابھی انگریزی سیکھنا شروع کی ہو تو وہ حیران ہو گا کہ ان دونوں کا تلفظ الگ الگ کیوں ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ پانچویں جماعت میں جب ہم نے پہلی دفعہ SIR کا لفظ دیکھا تو ہم نے اسے سِر پڑھا اور اگر رواج سے ہٹ کر پڑھا جائے تو SIR کو سِر ہی پڑھنا چاہئے۔ لیکن جب استاد صاحب سے پوچھا تو کہنے لگے یہ سُر ہے۔ بہرحال زبان کے علم سے یہ بات تعلق رکھتی ہے کہ آپ کہاں تک لکھے پڑھے ہیں اور الفاظ کے مروجہ تلفظ کو کس طرح پڑھتے ہیں۔ آپ نے شائد یہ بھی سنا ہو کہ ایک پرائمری کے سکول میں جب انسپکٹر تشریف لائے اور انہوں نے طالب علم سے کچھ عبارت پڑھوائی تو اس نے ایک لفظ پڑھا۔ "چونکہ" انسپکٹر صاحب نے استاد صاحب کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ تلفظ کیا ہے آپ نے اس بچے کو یا پوری جماعت کو کیا تلفظ سکھایا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ جی انہیں کئی دفعہ بتایا ہے کہ یہ "چنکا" ہے۔ "چونکا" نہیں ہے۔ انسپکٹر صاحب پہلے سے بھی زیادہ حیران ہوئے کہ استاد صاحب کو بھی "چونکہ" کے لفظ کا صحیح تلفظ نہیں آتا۔ خیال کیجئے کہ چونکہ لکھا جائے تو اسے کوئی شخص "چونکا" بھی پڑھ سکتا ہے اور کوئی "چونکہ" بھی پڑھ سکتا ہے لیکن دراصل ہے لفظ چونکہ۔

مطلب یہ ہے کہ زبانوں میں الفاظ کا تلفظ زیادہ تر رواج سے تعلق رکھتا ہے۔ وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ یہ نہیں کہ وجوہات نہیں ہوتیں لیکن لفظ کو دیکھ کر اس کا صحیح تلفظ کر دینا یا علم سے تعلق رکھتا ہے کہ آپ کتنا لکھے پڑھے ہیں یا رواج سے تعلق رکھتا ہے۔ جوں جوں آپ کا علم بڑھتا جاتا ہے آپ لفظ کو پہچانتے چلے جاتے ہیں۔ بلکہ شائد آپ نے بھی یہ بات سنی ہو کہ انگریزی زبان کے ایک ماہر نے یہ مشورہ دیا کہ الفاظ کے سپیلنگ نہ یاد کئے جائیں۔ ان کی شکلیں یاد کی جائیں۔ اور اس نے مثال اس کی یہ دی کہ ہم پرندوں کی شکلیں دیکھ کر بتاتے ہیں کہ وہ کون سا پرندہ ہے۔ ہر دفعہ پرندے کی چونچ اور دم اور اس کے پروں کا تجزیہ نہیں کرتے۔ اس پرندے کے جسم کے سپیلنگ نہیں کرتے۔ بلکہ پرندے کو دیکھ کر اس کی شکل پہچان لیتے ہیں کہ یہ چڑیا ہے یہ کوا ہے اور یہ چیل ہے۔ اس نے یہ مشورہ دیا کہ زبان کو بھی اسی طرح استعمال کیا جائے آپ کو لفظ دیکھ کر پتہ چل جانا چاہئے کہ یہ لفظ کیا ہے اس کا تلفظ کس طرح کیا جانا چاہئے نہ کہ آپ ایک ایک حرف کو جوڑ کر ہجے کرتے ہوئے اس کا تلفظ کریں۔ بہرحال یہ بات کہاں تک ممکن اور آسان ہے تجربہ ہی بتا سکتا ہے۔ ہم نے اپنے پہلے کالم سیفیات، میں رواں دواں یہ لکھا تھا کہ ہمیں تو یہ نام اچھا لگا آپ کو کیسے لگا قارئین نے یہ پڑھ کر ہمیں آراء بھیجنی شروع کر دیں۔ بعضوں نے تو اسے سراہا اور بعض قارئین نے اس پر تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے ہمیں یہ مشورہ دیا کہ یہ نام بدل دیا جائے۔ ایک قاری نے جو خدا کے فضل و کرم سے اچھے لکھے پڑھے ہیں بلکہ ایک جریدے کے مدیر بھی ہیں لکھا کہ سیفیات اس لئے بدل دیا جائے کہ اس کو "سی فی یات" بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ انہوں نے تفنن طبع کے طور پر ہی لکھا ہو گا۔ ورنہ یہ تو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریشی محمد فضل اللہ

جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات

پچاس سالہ دور کی ایک جھلک

یہ بات عین حقیقت ہے کہ انسان اپنی طاقت سے کچھ سیکھ نہیں سکتا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی انسان عالم بنتا ہے۔ لہٰذا ایسی پیاری دعا سکھا دی گئی جس کی فطرت انسانی کو ہر وقت ضرورت تھی یعنی اے میرے رب میرے علم کو بڑھا۔

حضرت بانی سلسلہ نے بھی علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجالا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(ملفوظات جلد نمبر1 صفحہ 49)

حضرت بانی سلسلہ نے اس خیال سے کہ جماعت کے بچے جہاں دنیوی تعلیم حاصل کریں ساتھ ہی دینی تعلیم بھی حاصل کریں اور بیرونی گندے ماحول سے بھی بچ سکیں۔ 1898ء میں تعلیم الاسلام سکول کا اجراء فرمایا اور آپ کے زمانہ میں ہی یہ سکول میٹرک تک ترقی کر گیا اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے دور میں جب سکولوں اور کالجوں میں اضافہ ہوا تو ساتھ ہی شعبہ تعلیم کا بھی آغاز ہوا۔ تقسیم ملک سے قبل بھی ہمارے اس سکول سے جو بعد میں تعلیم الاسلام کالج بن چکا تھا۔ بے شمار طلباء بلالحاظ مذہب و ملت تعلیم حاصل کرتے رہے تعلیم کے ساتھ ساتھ سپورٹس کے بھی اچھے کھلاڑی بنتے رہے۔ اور اللہ کے فضل سے بعض عالمی شہرت کے حامل افراد بھی انہیں مدارس سے تعلیم حاصل کرنے کا فخر حاصل کر چکے ہیں۔ تعلیمی لحاظ سے اپنے علاقے میں شہرت رکھنے کے ساتھ ساتھ کھیلوں میں بھی اس کا معیار بہت اونچا تھا۔ علاوہ ازیں شاندار بلڈنگ اور ہوسٹل کا بھی انتظام قابل تعریف تھا ایک اعلیٰ لیبارٹری اور عمدہ لائبریری بھی تھی۔ جس سے طلباء بھرپور استفادہ کرتے تھے۔ دوسری طرف سلسلہ احمدیہ کے بعض جید علماء کی وفات کے باعث علماء کی کمی شدت سے محسوس ہونے لگی تو حضرت بانی سلسلہ نے الگ سے ایک دینی مدرسہ کے قیام پر خطاب فرمایا چنانچہ 1906ء میں یہ مدرسہ جاری ہوا جو 1928ء میں جامعہ احمدیہ بن گیا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول تقسیم ملک کے بعد جماعت احمدیہ کی اکثریت نقل مکانی کر گئی تھی اور صرف تھوڑے افراد ہی قادیان میں مقامات مقدسہ کی خدمت کے لئے رہ گئے تھے۔ رفتہ رفتہ ان کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا اور 16 فروری 1949ء کو از سرنو تعلیم الاسلام سکول کا اجراء ہوا۔ اس وقت ابتدائی مدرس اور ہیڈ ماسٹر مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش مقرر ہوئے۔ 1967ء میں یہ مدرسہ ہائی میں اپ گریڈ ہوا۔ تقسیم ملک کے بعد مکرم سید ظفر احمد صاحب مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی۔ مکرم سید عبدالحی صاحب بھاگلپوری، مکرم قریشی عبدالماجد صاحب، مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر، مکرم محمد الیاس صاحب، مکرم ماسٹر عبدالحق صاحب بطور ہیڈ ماسٹر خدمت سرانجام دیتے رہے اب مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام تین طلباء سے شروع ہوا اب سینکڑوں طلباء علم حاصل کر کے میدان عمل میں کام کر رہے ہیں اس وقت اساتذہ کی تعداد 15 ہے جب کہ 292 بچے بلالحاظ مذہب و ملت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سکول میں مفت تعلیمی سہولیات مہیا ہیں سرکاری نصاب کی تکمیل کے ساتھ ساتھ احمدی بچوں کے لئے دینیات کے مضمون پر بطور خاص توجہ دی جاتی ہے۔ جماعت کے بہت سے مربی اور دوسرے مقامی کارکن اسی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہیں جن میں سے بعض صدر انجمن احمدیہ کے مختلف ادارہ جات میں اعلیٰ عہدوں پر سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں اور بعض دیگر سرکاری و پرائیویٹ طور پر نمایاں کام کر رہے ہیں۔

نصرت گرلز ہائی سکول تقسیم ملک کے بعد 1952ء میں نصرت گرلز سکول کا دوبارہ آغاز ہوا شروع میں چند بچیاں تھیں مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش اس سکول کے پہلے استاد تھے۔ چند سال تک وہ بچیوں کو تعلیم دیتے رہے جب بچیوں کی تعداد بڑھنے لگی تو علیحدہ کلاسز کر کے معلمات رکھی گئیں سب سے پہلے مکرمہ استانی ربیعہ خانم صاحبہ جو پاکستان میں گورنمنٹ سکول میں ملازم تھیں۔ حضرت امام جماعت الثانی کے ارشاد پر ملازمت سے استعفیٰ دے کر قادیان آگئیں اور بچیوں کی تعلیم کا کام شروع کیا۔ بعد ازاں 1956ء میں محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب جٹ ہیڈ مسٹرس کے عہدہ پر فائز ہوئیں اور 1968ء تک بہترین خدمات انجام دیں۔ 1968ء سے 1997ء تک محترمہ سیلہ محبوب صاحبہ نے ہیڈ مسٹرس کا چارج سنبھالا اب چند ماہ سے محترمہ شمیم اختر صاحبہ یہ خدمت سرانجام دے رہی ہیں گرلز سکول پرائمری سے مڈل اور اب میٹرک تک ترقی کر چکا ہے۔ دینیات کے علاوہ اردو اور باقی تمام سلیبس پنجاب ایجوکیشن بورڈ کے مطابق پڑھایا جاتا ہے۔ سینکڑوں طالبات اب تک اس سکول سے تعلیم حاصل کر چکی ہیں۔ نصرت گرلز ہائی سکول کا رزلٹ ہمیشہ 100 فیصد نکلتا ہے۔ بلالحاظ مذہب و ملت بچیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

نصرت گرلز کالج احمدی بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے یکم اکتوبر 1987ء سے نصرت گرلز کالج کا آغاز ہوا۔ ابتداء میں یہ کالج حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے مکان میں شروع ہوا چند سال بعد منتقل ہو کر دار.....میں آ گیا۔ 8۔ اگست 1992ء سے دارالانوار (موجودہ سول لائن) محلہ میں نئی تعمیر شدہ شاندار بلڈنگ میں لگایا جا رہا ہے۔ اس کالج کی پہلی پرنسپل مکرمہ امتہ القدوس صاحبہ ڈبل ایم۔اے۔ ایم۔ایڈ مقرر ہوئیں۔ آپ نے کالج کو جاری رکھنے میں بہت لگن اور محنت سے کام لیا۔ اللہ ان کو احسن جزا دے۔ موصوفہ کی ان خدمات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ایک مکتوب میں اظہار خوشنودی فرمایا۔ آپ کی شادی ہو جانے کے بعد مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ گولڈ میڈلسٹ پرنسپل نصرت گرلز کالج کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہیں۔ کالج میں ہر مذہب و ملت کی طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور گورونانک دیو یونیورسٹی امرتسر کے نصاب کے مطابق امتحان لیا جاتا ہے اب تک 100 سے زائد طالبات گریجوایشن کر چکی ہیں۔

مدرسہ احمدیہ قادیان تقسیم ملک کے بعد حالات بہتر ہونے پر دینیات کی ایک کلاس جاری کی گئی سب سے پہلے اس کلاس میں چار طلباء داخل ہوئے آہستہ آہستہ طلباء میں اضافہ ہونے لگا۔ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے ازاں بعد مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری اور مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب یہ خدمت بجالاتے رہے اس وقت مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد احسن رنگ میں ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت تک ڈیڑھ صد کے قریب طلباء فارغ التحصیل ہو چکے ہیں اور مختلف مقامات پر تعلیمی و تربیتی امور سرانجام دے رہے ہیں اور بورڈنگ احمدیہ میں قیام پذیر ہو کر اس مدرسہ سے استفادہ کرتے ہیں۔ بورڈنگ میں طلباء کے قیام و طعام کی سہولت ہے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر بطور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

حفظ کلاس۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مدرسہ احمدیہ میں حفظ کلاس بھی جاری ہے۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی حفظ کلاس کو پڑھانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ جب کہ آپ سے پہلے مکرم حافظ الہ دین صاحب درویش اس کلاس کو پڑھاتے رہے۔ ہر سال مدرسہ احمدیہ کا ٹورنامنٹ ہوتا ہے جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں آخری کلاس ہائیکنگ پر بھی جاتی ہے۔ چند سالوں سے مدرسہ احمدیہ میں اساتذہ کمیٹی کے مشورہ سے ایک عنوان مقرر کر کے طلباء سے مضمون نویسی کا مقابلہ کرایا جاتا ہے۔ اول دوم سوم آنے والے طلباء کو معقول رقم انعام دی جاتی ہے۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ میں سات سال کا کورس ہے آخری کلاس کا امتحان نظارت تعلیم لیتی ہے یہ امتحان پاس کر لینے کے بعد اگلے سال طلباء یونیورسٹی میں مولوی فاضل کا امتحان دے کر H.A کی ڈگری حاصل کرتے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء خدمت خلق کے کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

مدرستہ المعلمین معلمین کلاس کا اجراء باقاعدہ 1990ء میں ہوا۔ ابتداء میں یہ کلاس بیت اقصیٰ میں لگتی رہی اس وقت مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش تدریس کا کام کرتے تھے طلباء کی تعداد میں اضافہ کے بعد مزید دو اساتذہ لگائے گئے۔ اس وقت یہ کلاس ایک مدرسہ کی شکل اختیار کر چکی۔ اس وقت یہ مدرسہ سول لائن میں نو تعمیر شدہ ایک گیسٹ ہاؤس میں لگایا جا رہا ہے۔ متعلمین مدرستہ المعلمین کے علاوہ وقف جدید بیرون کے تحت بھی متعدد چھوٹے بچے قیام پذیر ہیں جو تعلیم و تربیت کی خاطر قادیان میں آئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ میں تین سالہ ٹریننگ کورس کرایا جاتا ہے۔ اس وقت مدرسہ کے نگران مکرم عبدالمومن راشد صاحب ہیں جبکہ مکرم طاہر احمد صاحب غوری سپرنٹنڈنٹ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

اس مدرسہ سے فارغ ہونے والے طلباء بالخصوص دیہاتوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ نہایت احسن رنگ میں فریضہ دعوت الی اللہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔

انگلش میڈیم سکولز مرکز قادیان کے علاوہ ہندوستان میں بہت سی جگہوں پر ہمارے تعلیمی ادارے فضل عمر انگلش میڈیم سکول کے نام سے چلائے جا رہے ہیں 1992ء میں کیرالہ میں چار سکولوں کا اجراء کیا گیا جو کہ کالیکٹ 'کوڈالی' پینگاڈی' کرولائی میں چل رہے ہیں۔ صوبہ آسام میں تاپا جولی میں ایک سکول کا اجراء 1991ء میں ہوا۔ اسی طرح بھرت پور اور سلوری گھاٹ میں بھی سکول چل رہے ہیں۔ جموں کشمیر میں بھی 'ناصر آباد' آسنور' باڑی پورہ' رشی نگر' ہاری پاری گام' چارکوٹ چھ جگہوں میں سکول چل رہے ہیں۔

یہ تمام سکول اپنے اپنے صوبوں کے صوبائی بورڈوں کی زیر نگرانی جاری ہیں ہر بورڈ کا صدر اس صوبہ کا امیر ہوتا ہے یہ بورڈز اپنے اجلاسات کرتے ہیں جن میں سکولوں کی ترقی کے لئے منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ سکولوں کو مرکز سے گرانٹ دی جاتی ہے جو نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے توسط سے بھجوائی جاتی ہے۔ ان سکولوں میں جہاں احمدی طلباء طالبات فائدہ اٹھاتے ہیں وہاں بلالحاظ مذہب و ملت غیر احمدی و غیر مسلم بھی استفادہ کرتے ہیں۔

دینی کلاسز: ہندوستان میں جس جگہ ہمارے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 6 مارچ 1998ء

5-30 (صبح) چلڈرنز کارنر۔ صحیح تلفظ کلام الٰہی۔
6-05 لقاء مع العرب۔
6-55 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
8-20 اردو کلاس۔
9-15 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-50 ہومیو پیتھی کلاس۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ صحیح تلفظ کلام الٰہی۔
12-00 پشتو پروگرام۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کمپیوٹرسب کے لئے
6-00 خطبہ لائیو۔
8-35 خطبہ (دوبارہ) 98-3-6۔
10-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

ہفتہ 7-مارچ 1998ء

1-30 چلڈرنز کارنر۔
2-00 طبی معاملات۔
2-45 خطبہ 98-3-6
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-25 لقاء مع العرب۔
7-30 خطبہ دوبارہ (98-3-6)
8-00 اردو کلاس۔
9-05 کمپیوٹرسب کے لئے
11-40 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
12-25 سرائیکی پروگرام۔
1-00 طبی معاملات۔
1-45 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-10 خلافت لائبریری ربوہ
5-30 سویڈش زبان سیکھئے۔
8-00 چلڈرنز ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 98-3-7
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

اتوار 8-مارچ 1998ء

1-00 رات۔ مجلس سوال و جواب محمود ہال 98-2-14
2-25 چلڈرنز ملاقات۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-25 سویڈش زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 2۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کینیڈین ہورائزن ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 سویڈش زبان سیکھئے۔
10-00 چلڈرنز ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 98-3-7۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 2۔
12-05 خطبہ 98-3-6۔
1-05 مجلس سوال و جواب محمود ہال۔ 98-2-14
2-35 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-25 اردو کلاس۔

پیر 9-مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 2۔
3-00 درس کلام الٰہی 97-1-16۔ از حضرت صاحب از بیت الفضل لندن
4-25 چینی زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 2۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 آپ کا خط ملا۔
8-00 اردو کلاس۔
9-20 چینی زبان سیکھئے۔
10-00 انگری دان دوستوں سے حضرت صاحب کی ملاقات۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ چلڈرنز ورک شاپ نمبر 2۔
12-15 درس کلام الٰہی از حضرت صاحب از بیت الفضل لندن۔
1-30 کوئز پروگرام۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 سپورٹس سائیکل ریس۔
5-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

منگل 10-مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
2-30 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
3-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
4-25 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 سپورٹس سائیکل ریس۔
8-20 اردو کلاس۔
9-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
10-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
11-45 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
12-20 پشتو پروگرام۔
1-20 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-00 لقائع مع العرب۔
3-00 اردو کلاس
4-15 طبی معاملات۔ کینسر۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت صاحب۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

بدھ 11-مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ صحیح تلفظ کلام الٰہی۔
1-50 سدالہ (SADALA) سے انٹرویو۔
2-30 ہماری کائنات۔ از سید طاہر احمد شاہ۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت صاحب۔
4-00 حکایات شیریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ صحیح تلفظ کلام الٰہی۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 طبی معاملات کینسر۔
8-00 اردو کلاس۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ صحیح تلفظ کلام الٰہی۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔ از سید طاہر احمد شاہ۔
1-25 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ ورائٹی۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 گفتگو۔
5-30 ترکی زبان سیکھئے۔
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

جمعرات 12-مارچ 1998ء

1-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
2-00 المائدہ۔
2-15 پیرہن۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت صاحب۔
4-00 ترکی زبان سیکھئے۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
6-00 لقاء مع العرب۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 ترکی زبان سیکھئے۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت صاحب۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
12-00 سندھی پروگرام۔
1-00 المائدہ۔
1-15 پیرہن۔
1-55 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
4-30 درثمین صحیح تلفظ۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
8-00 ہومیو پیتھی کلاس۔
9-00 لقاء مع العرب۔
11-30 اردو کلاس۔

بقیہ صفحہ 5

مربیان و معلمین کرام متعین ہیں وہ ان تمام جگہوں پر دینی کلاسز لگا کر بچوں کو دینی تعلیم دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ذیلی تنظیموں مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ تمام ہندوستان میں دینی کلاسز کا جال پھیلا ہوا ہے۔

مستحق طلباء کی امداد نظارت تعلیم طلباء و طالبات کی فلاح و بہبود کے لئے دو طرح کی سکیموں پر کارروائی کر رہی ہیں جو طلباء نادار ہیں اور کسی حد تک مالی امداد کے مستحق ہیں ان کے لئے تعلیمی وظیفے اور امداد مالی کا انتظام کرتی ہے جو طلباء اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور جن کو بڑے پیمانے پر امداد کی ضرورت ہوتی ہے ان کے لئے نظارت تعلیم میں ایک مرکزی فنڈ کی مدد سے ایک امانت قائم ہے اور حضرت صاحب کی منظوری سے اس فنڈ سے تعلیمی امداد کی جاتی ہے۔

گولڈ میڈلز حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت الثالث نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت 1980ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہونہار طلباء و طالبات کے لئے گولڈ میڈلز عطا کرنے کی سکیم کا اعلان فرمایا کہ یہ سکیم آج تک جاری ہے اور ایسے طلباء جو یونیورسٹیوں اور ایجوکیشن بورڈز کے امتحانات میں اول دوم پوزیشن حاصل کرتے ہیں حضرت صاحب کی دستخط فرمودہ (-) صغیر اور طلائی تمغہ حاصل کرتے ہیں۔

تمغہ کی شکل انعامی سکیم کے تحت جو تمغہ جات دیئے جاتے ہیں وہ خالص سونے کے ہوتے ہیں جس کے ایک طرف درمیان میں منارۃ ... دائیں طرف "حمد" اور بائیں طرف "عزم" کے الفاظ کھدے ہوتے ہیں منارۃ .... کے نیچے ایک ارشاد باری تعالیٰ کندہ ہے تمغہ کی دوسری جانب اوپر دعا (اے میرے رب میرے علم کو بڑھا) اور نیچے احمدیہ صد سالہ جوبلی لکھا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مرکزی لائبریری تقسیم ملک کے وقت لائبریری کی بہت سی کتب جماعتی انتظام کے مطابق ربوہ کی مرکزی لائبریری میں منتقل ہو گئیں قادیان میں موجود بہت سی کتب و اخبارات کو قصر امامت میں جمع کر دیا گیا۔ گھروں سے بھی کتب اکٹھی کی گئیں جن کو درست کیا گیا اور احمدیہ مرکزی لائبریری کے نام سے قادیان میں ایک عظیم لائبریری بھی قائم ہو گئی۔ 1980ء میں اس کی طرف خاص توجہ دی گئی اور تمام کتب کو درست کر کے ترتیب سے لگانے کا انتظام ہوا۔ قبل ازیں قصر امامت کا اوپر کا حصہ رہائش کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ 1983ء میں لائبریری کی درستی و ترتیب کے لئے مکرم حبیب الرحمان صاحب اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری قادیان تشریف لائے اور موصوف نے کتب کو سیٹ کروایا اور عمارت کے اوپر کے حصہ کو خالی کروا کر اس میں انگلش سیکشن قائم کیا۔ اس وقت یہ لائبریری نظارت تعلیم کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔ ابتدائی دور درویشی میں مکرم دفعدار محمد عبداللہ صاحب درویش لائبریرین رہے ان دنوں مکرم مولوی مظفر اقبال صاحب مرکزی لائبریری کے انچارج کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ لائبریری میں حضرت بانی سلسلہ کی کتب ایڈیشن اول کے علاوہ دیگر ایڈیشنوں کی کتب اسی طرح ائمہ احمدیت علماء سلسلہ کی کتب کے علاوہ مختلف مضامین مثلاً کتب احادیث، تصوف، ادب، منطق، صرف و نحو، کلام، فلسفہ، ڈاکٹری، سائنس، تاریخ، لغات اور سوانح وغیرہ پر 50 ہزار سے زائد کتب موجود ہیں علاوہ ازیں مختلف اخبارات و رسائل بھی آتے ہیں۔

اسی طرح کالیکٹ (کیرلہ) میں بھی 19۔ اکتوبر 1994ء کو دارالبلاغ ریسرچ لائبریری کا اجراء ہوا۔ جہاں سے بلالحاظ مذہب و ملت علمی ذوق رکھنے والے طلباء و دیگر افراد اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

اسی طرح ہندوستان میں 20 شہروں میں نمائشوں کے ساتھ ساتھ چھوٹے پیمانے پر لائبریریاں بھی قائم ہیں۔

(ہفت روزہ بدر قادیان (جلسہ سالانہ نمبر) 18 تا 25 دسمبر 97ء)

OOO

بقیہ صفحہ 4

نہیں ہو سکتا کہ ہمارا نام ہزاروں بار پڑھنے کے باوجود وہ سَیفی کو سِیفی کہیں۔ وہ یقیناً پرندوں کی طرح اس نام کو بھی پہچان سکتے ہیں کہ لفظ سَیفی ہے۔ سِیفی نہیں اور سیفی سے سیفیات بنا ہے۔

آپ (مکرم بشیر الدین احمد سامی لنڈن) کا خط پڑھئے۔

"اخبار الفضل میں ایک نیا کالم سیفیات دیکھا آپ نے قارئین سے پوچھا ہے۔ کہ کیسا لگا؟ باادب بالملاحظہ عرض ہے کہ اچھا نہیں لگا۔ سیفیات پڑھنے میں قاری کو حروف جوڑنے میں کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔ جبکہ وہ آسانی اور روانی سے بے ساختہ "سی۔ فی۔ یات" پڑھ جائے گا۔

اس لئے دیانتدارانہ رائے یہی ہے۔ کہ اس کالم کو سیفی نامہ کا عنوان دیا جائے تو بہتر رہیگا۔ ویسے بھی ایڈیٹر کی ڈاک اور سیفی نامہ ایک ہی بات ہے۔

آپ کے اس نئے کالم میں اخبار کا پیٹ بھرنے کا حصہ کافی دلچسپی کا موجب ہوا۔ کیسے کیسے ایڈیٹر کو دال کا دانہ اور کہاں کہاں سے چاول کا دانہ اکٹھا کرنا پڑتا ہے۔ تب جا کر کھچڑی پکتی ہے۔

ویسے سچ بات یہی ہے کہ یہ ہوتی بہت ذائقہ دار ہے۔

اللہ کرے تھوڑی آنچ اور زیادہ

ایک اور خط (محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ ٹیکسلا) بھی جو سراہنے والوں کا نمائندہ خط ہے وہ بھی پڑھ کر دیکھئے۔

"مورخہ 24 جنوری 1998ء کی الفضل ڈاکیا پھینک کر گیا تو حسب عادت اٹھاتے ہی ورق گردانی شروع کر دی۔ صفحہ پلٹتے ہی "سیفیات" کے عنوان پر نظر پڑی تو بہت خوشی ہوئی کہ بلاشبہ اچھا کالم پڑھنے کو ملے گا کیونکہ نام ہی کافی ہے کہ مترادف یہ سوچ غلط نہ تھی۔ میں سمجھی کہ آپ کی اپنی منتخب شدہ چھوٹی چھوٹی تحریروں یا شعروں کا مجموعہ ہو گا لیکن صورتحال اس کے برعکس تھی۔ جوں جوں پڑھتی گئی آپ کی مشکلات کا اندازہ کر کے شرمندگی ہوتی رہی اور بالکل ایسے لگا جیسے ایک سربراہ پر پورے کنبے کو پالنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ایسے ہی آپ اکیلے یہ مشکل ذمہ داری اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ناچیز تو اس کام میں کیا ہاتھ بٹا سکتی ہوں لیکن اللہ نے چاہا تو کچھ نہ کچھ حصہ ڈالنے کی کوشش ہمیشہ کرتی رہوں گی البتہ دیگر محترم قلمکار ضرور سوناگلیں گے جو بہت سے دوسری ذمہ داریوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ یہ فریضہ بھی سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے۔

آج میں اپنے پسندیدہ اور بہت سبق آموز آپ کے چند منتخب قطعات بھجوا رہی ہوں۔ امید ہے اس کالم "سیفیات" میں جگہ پا سکیں گے بہت شکریہ۔

1

آئے ہیں اس جہاں میں تو کچھ دے کے جائیں ہم
جو کچھ کسی سے سیکھا ہے سب کو سکھائیں ہم
نام و نمود سے تو نہیں کوئی واسطہ
کردار کو حسیں سے حسیں تر بنائیں ہم

الفضل 96-8-13

2

جو کچھ لیا ہے آپ نے دنیا کے ہاتھ سے
لوٹائیں اس سے بڑھ کے یہ اعزاز کی ہے بات
یہ کیا کہ آپ لیتے رہیں اور کچھ نہ دیں
اس طرح آپ جیت بھی جائیں تو یہ ہے مات

الفضل 95-12-12

آخر میں آپ کے قطعہ کا ایک شعر جو 25 جولائی 1996ء کی الفضل میں شائع ہوا تھا لکھ رہی ہوں جو آج کے اس موضوع کی عین عکاسی کرتا ہے۔ کہ۔

سنتے ہیں آپ سارے زمانے کی داستاں
اپنی بھی داستان کبھی تو سنایئے"

بہرحال زیادہ تر قارئین نے اس بات کو پسند کیا کہ کالم کا نام سیفیات ہی رہنے دیا جائے اور اس میں ہر موضوع کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایک قاری نے ہمیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اردو زبان میں سیفیات کا لفظ پہلے مستعمل نہیں ہے۔ چنانچہ ہو سکتا ہے۔ کہ چند ایک کالم لکھے جانے کے بعد انہیں کتابی صورت دے دی جائے اور اس کتاب کا نام بھی سیفیات ہی رکھا جائے۔ اس کی مثال انہوں نے یہ دی کہ عربی زبان کے ایک شاعر احمد شوقی ہیں جن کا دیوان شوقیات کہلاتا ہے۔ شوق ان کا تخلص ہے اور انہوں نے اپنے دیوان کا نام شوقیات رکھا ہے۔ تو انہوں نے بڑا مزا لے کر یہ بات کہی کہ عربی میں شوقیات اور اردو میں سیفیات موجود ہوں تو کتنا مزا آئے گا۔

بہرحال فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ آپ کے سراہنے کی داد دی جائے اور تنقید کو تفنن طبع سمجھ کر مزا تو لیا جائے لیکن کالم کا عنوان سیفیات ہی رکھا جائے۔

اطلاعات واعلانات

خصوصی درخواست دعا

○ محترم صاحبزادہ غلام احمد خان صاحب آف بازید خیل جو پشتو کے مشہور مصنف اور دانشور محترم قلندر مہمند صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اور احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت صاحب کے خطبات اور درسوں کا پشتو ترجمہ کرنے کی خدمت عرصہ تین سال سے کر رہے ہیں۔ وہ آج کل اپنے گاؤں بازید خیل میں بعارضہ یرقان شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام سے اس مخلص خادم سلسلہ کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

تعلیمی کلاس کلام الٰہی

○ مورخہ 8 مارچ سے ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی کا ماتحت پیس روزہ کلام الٰہی کی ٹیچر ٹریننگ کلاس ہو رہی ہے۔ تمام امراء اور صدران جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی جماعت سے کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس کے لئے ضرور بھجوائیں۔ رہائش اور خوراک کا انتظام ہو گا فارغ احباب تربیت حاصل کر کے معلم بن سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون / کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف طالبات زیر تعلیم ہوں۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ سے قبل حضرت صاحب سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت لینی لازمی ہے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ فارم پر کر کے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت صاحب صاحب کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کر کے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں تا حضرت صاحب کی خدمت میں کیس پیش کیا جا سکے۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ بشارت تسنیم صاحبہ بنت مکرم چوہدری احمد دین صاحب گھمن نے دارالنصر غربی ربوہ سے اکتوبر 1988ء سے وصیت کی تھی اگر موصیہ خود پڑھیں، ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 1

کا زہر پھیلا کر ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ ترجمان جماعت احمدیہ نے گذشتہ روز اخبارات میں چھپنے والی بعض خبروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہی لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف مسلسل جھوٹ بول رہے ہیں جنہوں نے ماضی میں اسلم قریشی کے اغوا کا الزام جماعت احمدیہ پر لگایا جو جھوٹ ثابت ہوا اس پر بھی ان لوگوں کے رویہ میں تبدیلی نہ آئی۔ پھر ماضی قریب میں 32 کروڑ روپے کا جھوٹا اور شرمناک الزام لگایا جس کی تردید حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی میں کی گئی۔ اب یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ مردم شماری میں حصہ نہیں لے رہے جو سراسر جھوٹا اور بے بنیاد الزام ہے موجودہ حکومت جس نے فرقہ واریت کو روکنے کا بھرپور عزم کر رکھا ہے اس کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کے جھوٹے بیانات کا سدباب کرے جو ملک میں فرقہ واریت اور نفرت پھیلانے کا باعث بن رہے ہیں۔ اور ان کے جھوٹ سے پاکستان بدنام ہو رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت کے عام انتخابات میں انتہا پسند ہندوؤں کی جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی نے 545 رکنی پارلیمنٹ میں 255 سیٹیں حاصل کرلی ہیں اسے چھوٹے گروپوں کے 23 ارکان کی حمایت بھی حاصل ہے بھارتیہ جنتا پارٹی کو سادہ اکثریت ملنے کا امکان ہے کانگرس بہت پیچھے رہ گئی ہے۔

○ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر اٹل بہاری واجپائی نے دعویٰ کیا ہے کہ ہم حکومت بنائیں گے بھارتی وزیراعظم، نگران وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو اور چارا اسکینڈل کے مرکزی کردار لالو پرشاد جیت گئے ہیں جبکہ ڈاکوؤں کی ملکہ پھولن دیوی کو شکست ہوئی ہے۔

○ ذمہ دار ذرائع کے مطابق ارکان پارلیمنٹ سرکاری کارپوریشنوں اور خود مختار اداروں کے سربراہ بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اقتصادی صورت حال کے پیش نظر وفاقی کابینہ میں توسیع کی تجویز مسترد کردی گئی ہے۔ منتخب ارکان کو پبلک سیکٹر میں اداروں کے بورڈز آف گورنرز میں شامل کیا جائے گا۔ ایسے اداروں کی ذمہ داریاں دی جائیں گی جن کا تعلق سماجی ترقی سے ہوگا۔

○ وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ لوگ مریخ پر جا پہنچے ہیں۔ ہم اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ ملک میں طبقاتی تعلیم کا زور ہے ایک طرف ایچی سن جیسے مہنگے سکول ہیں۔ دوسری طرف لوگ عام تعلیم حاصل کرنے سے بھی قاصر ہیں محکمہ تعلیم میں 5 لاکھ ملازموں کی فوج موجود ہے معیار تعلیم پھر بھی گر رہا ہے۔ محکمہ 27 ارب روپے غیر پیداواری اخراجات پر صرف کر رہا ہے۔ قوم 38 ارب ڈالر کی مقروض ہے۔ صلے میں اسے صرف مایوسیاں ملیں۔ ہم ایک ایک پیسہ قوم کی ترقی پر صرف کریں گے۔

○ قومی اسمبلی میں فرقہ وارانہ دہشت گردی کے خلاف اپوزیشن نے ایک قرار داد پیش کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ حکومتی اقدامات کے منفی نتائج نکلے ہیں۔ فرقہ وارانہ دہشت گردی نے ملکی سلامتی کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ وزیر مذہبی امور راجہ ظفرالحق نے کہا ہے کہ علماء بورڈ فرقہ وارانہ لٹریچر پر پابندی عائد کر رہا ہے اب تک 60 سے زائد رسالے اور پمفلٹ وغیرہ ضبط کئے جاچکے ہیں۔

○ پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے وزیر چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ چھوٹے صوبوں سے کوئی زیادتی نہیں ہو رہی۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر راؤ سکندر اقبال نے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت مردم شماری میں بڑے گھپلے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

○ سابق صدر فاروق احمد خان لغاری کے کزن منصور لغاری نے یوٹیلٹی سٹورز کے لئے 6 کروڑ روپے کا گوشت درآمد کیا جو ضائع ہو گیا۔ اسی فرم نے جھینگے اور برگر بھی درآمد کئے وہ بھی نہ بک سکے۔ گیارہ ہزار ٹن چنا مہنگا خرید کر کارپوریشن کو نقصان پہنچایا۔ تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

○ نارنگ منڈی کے قریب پولیس مقابلہ میں دو خطرناک اشتہاری ملزم مارے گئے ہیں۔

○ کوئٹہ شہر کے مختلف علاقوں میں مردم شماری کے عملے پر حملے کئے گئے اور انہیں کام کرنے سے روک دیا گیا۔ عملہ مردم شماری کا سامان چھین لیا گیا۔ اسی طرح موسیٰ خیل اور دوسرے شہروں میں بھی رکاوٹیں پیدا کی گئیں اور احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔

○ بی بی سی کے مطابق مردم شماری کے نتائج متنازعہ رہیں گے۔ قوم پرست جماعتوں نے ابھی سے احتجاج شروع کر دیا ہے جبکہ مردم شماری کے ابتدائی نتائج تین ماہ بعد جاری کئے جائیں گے۔

○ وزیراعظم بجلی کے نرخ 12 فی صد تک بڑھانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ واپڈا کو بچانے کے لئے وزیر خزانہ اور وزیر برائے بجلی وپانی نے نرخوں میں اضافہ کے لئے الگ الگ سمریاں بھیجی تھیں اور آئی۔ ایم۔ ایف کی جانب سے بجلی کے نرخوں میں 20 فی صد اضافے کا مطالبہ تھا۔ اور قرضے کی قسط کو نرخوں میں اضافے سے مشروط کر دیا گیا تھا۔ بہرحال نجی چارجز کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ خواتین کو گھروں میں قید نہیں کیا جاسکتا۔ اب مزید کسی غلطی یا فراڈ کی گنجائش نہیں۔ ملک قرضوں میں جکڑا ہوا ہے اور عوام کو خوشحالی کی بجائے تکالیف اور محرومیاں ملی ہیں۔ ملک کو جہالت کے اندھیروں سے نکالنے کے لئے بچیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانا ہوگی۔

○ بنوں میں ڈاکوؤں نے دن دیہاڑے الائیڈ بینک بنوں کی گاڑی لوٹ لی اور عملے کی مزاحمت پر ملازمین کو بری طرح زدو کوب کیا۔ ڈاکو چونسٹھ لاکھ بیس ہزار روپے چھین کر فرار ہو گئے۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرپرسن اور قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مشرقی پاکستان مردم شماری کے باعث ٹوٹا تھا۔ اور اب وزیراعظم نواز شریف مردم شماری کی آڑ میں پھر وہی کھیل کھیل رہے ہیں۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ وزیراعظم پاکستان توڑنے کے ایجنڈے والی مردم شماری کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ کشمیر کا سودا کیا جاچکا ہے اور اسی لئے نواز شریف نے یہ مسئلہ اٹھانا بھی چھوڑ دیا ہے۔

○ ڈنمارک سے پانچ ہیلی کاپٹروں کی خریداری میں بدعنوانی کی تحقیقات کرنے والی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی سب کمیٹی نے سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور سابق صدر فاروق احمد خاں لغاری کو دعوت دی ہے کہ وہ اگر چاہیں تو ٹی وی پر آکر اس سلسلے میں پوزیشن واضح کر لیں۔ سب کمیٹی کے چیئرمین نے دونوں رہنماؤں سے کہا ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں بھی آسکتے ہیں۔

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے
ریٹ مناسب - کام معیاری اور حسب وعدہ
رفیق ماربل ڈیزائنز نزد دفاتر انصار اللہ
یادگار روڈ - ربوہ
فون دکان 999 - گھر 212891

ربوہ میں ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو
فون 213156 - 771
فیکس 212299
گول بازار ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
U.K. Office: 171-935-0911. Canada Office 416-663-1706

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں اعلیٰ زیورات خریدنے کے لئے آپ کا شوروم
نیو الرّحیم جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 3442 - 664 - 664-0231
فیکس (21 - 92) 6643299